



سوال

(313) جیل سے رہائی کے لیے سود پر قرض لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی جیل میں ہیں، ان کی رہائی کے لیے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے اگر یہ رقم نہیں دی جاتی تو مزید دو سال قید بڑھ سکتی ہے، میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے اور مجھے کوئی قرض بھی نہیں دیتا، ایک شخص اس شرط پر قرض دینے کے لیے تیار ہے کہ تین سال کے بعد اسے دو لاکھ روپے واپس کیے جائیں، کیا اس قسم کی مجبوری کے پیش نظر سود پر قرض لیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی کاروبار یا لین دین اس قدر سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے کام کرنے والے کو سخت وارننگ دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِمَحْزَبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [1]

”اگر تم اس (سودی لین دین) سے باز نہیں آؤ گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

اور احادیث میں سولہینے اور ہینے کو اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے، لہذا ایک مسلمان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اسے کسی صورت میں اختیار نہ کرے، صورت مسئلہ میں کوئی ایسا عذر نہیں جس کی بنیاد پر سود پر قرض لینے کو جائز قرار دیا جائے، جان بچانے کے لیے مردار کھانے کی اجازت قرآن نے دی ہے، لیکن صورت مسئلہ کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق کسی مالدار سے قرض لے کر اپنے باپ کو رہائی دلائی جاسکتی ہے لیکن اس رہائی کے لیے سود پر قرض لینا شرعاً درست نہیں ہے، ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ دو سال تک مزید قید برداشت کر لی جائے لیکن اس حرام کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

[1] البقرة: ۲۷۹۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 276

محدث فتویٰ